احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 49

منگل 8 دسمبر 2009ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 8 دسمبر 2009ء 20ذوالحج 1430 ہجری 8فتح 1388ہش جلد 59-94 نمبر 275

روشن نمونہ

ڈاکٹر گستاوویل آنحضرتؐ کی پاکیزہ سیرت کے متعلق لکھتے ہیں۔نبیوں میں سب سے بزرگ اور کامیاب نبی محمدؐ نے اپنے لوگوں کے لئے ایک روشن نمونہ قائم کیا آپؐ کے اخلاق پاک اور بے عیب ہیں۔آپؐ کا گھر آپؐ کا لباس اور آپؐ کی خوراک سادگی کا بےنظیر نمونہ تھی۔سادگی اور بے تکلفی کا یہ عالم تھا کہ کبھی صحابہ سے اپنے لئے خصوصی عزت وتوقیر کا تقاضا نہ کرتے اور نہ ہی اپنے غلام سے وہ کام لیتے جو آپؐ اپنے ہاتھ سے کر سکتے۔اکثر وبیشتر آپؐ بازار میں بذات خود سودا سلف خریدتے ہوئے دکھائی دیتے۔اسی طرح اپنے کمرہ میں کپڑوں کی مرمت کرتے ہوئے یا صحن میں دودھ دوہتے ہوئے نظر آتے۔

(Gustav Weil Muhammad & Teachings of Quran by Johan 13 Davenport, Shaikh Muhammad Ashraf,Kashmiri Bazar Lahore,West Pakistan page119-120)

نورِ خداوندی سے حقائق الاشیاء کا علم ہوتا ہے اور اولیاء اللّٰہ اس سے منور ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کا نور ہے اور آنحضرتؐ نور الٰہی کا پرتو بن کر دنیا میں ظاہر ہوئے

اللہ کرے کہ ہم خدا تعالیٰ کے نور سے ہمیشہ فیضیاب ہوتے رہیں اور کبھی بھی اس سے محروم نہ ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 4 دسمبر 2009ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 دسمبر 2009ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ البقرہ آیت 258 کی تلاوت کی اور آیت میں مذکور لفظ نور کے لغوی معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نور اللہ تعالیٰ کی صفات حسنہ میں سے ایک صفت ہے۔النور وہ ذات ہے جس کے نور کے ذریعے جسمانی اندھا دیکھتا ہے اور گمراہ شخص اس کی دی ہوئی سمجھ سے ہدایت پاتا ہے،نور سے مراد وہ ذات ہے جو خود ظاہر ہے اور جس کے ذریعے سے ہی تمام اشیاء کا ظہور ہو رہا ہے۔نور اس پھیلنے والی روشنی کو کہتے ہیں جو اشیاء کے دیکھنے میں مدد دیتی ہے۔اللہ تعالیٰ کا نور اس اعتبار سے ہے کہ وہی منور ہے یعنی ہر چیز کو روشن کرنے والا ہے،اللہ ہی ہے جس کے نور سے آسمانی اور زمینی حقائق الاشیاء کا علم ہوتا ہے اور وہ اپنے ولیوں کو اس نور سے پھر منور کرتا ہے۔

حضور انور نے سورۃ نور کی آیت 36 پڑھی اور اس کی تشریح میں فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا نور ہر چیز پر حاوی ہے۔اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کا نور ہے،ہر چیز اس کے نور سے ہی فیض پاتی ہے۔پس حقیقی نور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو دیکھنے والی آنکھ کو ہر جگہ،ہر روح،جسم اور ہر چیز میں نظر آتا ہے مگر ایسا شخص جس کی روحانی آنکھ اندھی ہو اسے یہ نور نظر نہیں آتا لیکن ایک مومن اس یقین پر قائم ہے کہ ہماری کائنات سمیت کل کائنات کا پیدا کرنے والا اور ان کا نور خدا تعالیٰ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کا صحیح ادراک پیدا کروانے کے لئے اپنے فرستادوں کو بھیجتا ہے،وہ اللہ تعالیٰ سے نور حاصل کرتے ہیں اور پھر وہ اس نور کو دنیا میں پھیلاتے ہیں۔یہ نور آنحضرتؐ کی ذات میں اپنی پوری شان سے چمکا اور یہ اعلیٰ ترین معیار تھا اور قیامت تک رہے گا جو اللہ تعالیٰ کے نور کا پرتو بن کر دنیا میں قائم ہوا اور اس نور کو آنحضرتؐ نے زمین میں پھیلا دیا۔حضور انور نے آنحضرتؐ کی ذات میں الٰہی نور کی مثال جو سورۃ نور کی آیت 36 میں بیان ہوئی،کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نورٌ علی نور سے مراد یہ ہے کہ ان تمام خصوصیات کے حامل انسان کامل پر جب خدا تعالیٰ نے اپنا نور ڈالا یعنی نور وحی تو روحانی دنیا میں وہ نور پیدا ہوا جس کی کوئی مثال نہیں۔پس اب حقیقی نور صرف آنحضرتؐ پر اتری ہوئی شریعت اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ میں ہے اور اب یہی تعلیم اور یہی نور ہے جو اللہ تعالیٰ کے نور سے فیضیاب کرنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے آنحضرتؐ کے انسان کامل ہونے کے مقام کو ایک جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا،نجوم میں نہیں تھا،قمر میں نہیں تھا،آفتاب میں نہیں تھا،وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں نہیں تھا،وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔غرض وہ کسی چیز ارضی وسماوی میں نہیں تھا،صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید ومولیٰ،سید الانبیاء،سید الاحیاء محمد مصطفی ﷺ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ مقام جو آپؐ کو اللہ تعالیٰ کے نور سے ملا،آپؐ نے اپنے صحابہؓ میں یہ نور منتقل کر کے ان کو بھی اعلیٰ اخلاق پر قائم فرما دیا۔آپؐ نے اپنے صحابہؓ کو ستاروں سے تشبیہ دی ہے کہ ان میں سے جس کے پیچھے بھی تم چلو گے تمہیں روشنی ملے گی۔صحابہؓ نے اللہ تعالیٰ کے نور سے اس طرح حصہ پایا کہ اللہ تعالیٰ نے رضی اللہ عنہم کا تمغہ ان کے سینے پر سجا دیا جو بعد میں آنے والوں کو بھی روشنی کی راہیں دکھانے کا باعث ہے۔حضور انور فرمایا کہ آنحضرتؐ کا یہ نور جو آپؐ نے خدا تعالیٰ سے لیا ہمیشہ جاری رہنے والی شریعت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میرے پر یہ کافی تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے پر خوش ہے،مجھے اس بات کی قطعاً تمنا نہ تھی کہ میں مسیح موعود کہلاؤں،میں پوشیدگی کے حجرے میں تھا اور کوئی مجھے نہیں جانتا تھا اور نہ مجھے یہ خواہش تھی کہ کوئی مجھے شناخت کرے،خدا تعالیٰ نے گوشہ تنہائی سے مجھے جبراً نکالا۔میں نے چاہا کہ پوشیدہ رہوں اور پوشیدہ مروں مگر اس نے کہا کہ میں تجھے تمام دنیا میں عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔حضور انور نے فرمایا کہ اب جہاں روحانی ترقیات حضرت مسیح موعود سے جڑنے سے وابستہ ہیں وہاں دنیاوی امن کا قیام بھی مسیح موعود سے ہی وابستہ ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم خدا تعالیٰ کے نور سے ہمیشہ فیضیاب ہوتے چلے جانے والے بنتے چلے جائیں اور کبھی ہم خدا تعالیٰ کے نور سے محروم نہ ہوں۔آمین

حقیقۃ الوحی کی اہمیت

شوریٰ 2009ء کا فیصلہ ہے کہ حقیقۃ الوحی کو ساری جماعت بشمول ذیلی تنظیموں کے لئے بطور نصاب مقرر کر دیا جائے اور ہر سہ ماہی میں اس کتاب کے ایک حصہ کا امتحان بھی لیا جائے۔امید ہے کہ احباب جماعت سکیم کے مطابق حقیقۃ الوحی کے روزانہ 7 صفحات کا مطالعہ تسلسل کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہوں گے۔مکمل کتاب کا پرچہ جنوری 2010ء میں ہوگا۔اس کے لئے بھرپور تیاری جاری رکھیں۔

حقیقۃ الوحی کی اہمیت کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر فرمایا ہے کہ

"ہم نے ایک سو ستاسی نشانات کتاب حقیقۃ الوحی میں نہایت ہی اختصار کے ساتھ درج کئے ہیں"۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 352)

"ایک تازہ کتاب حقیقۃ الوحی میں نے لکھی ہے۔اس کا مطالعہ کر کے دیکھ لیا جاوے کہ کس قدر نشان خدا تعالیٰ نے میری تائید کے واسطے ظاہر فرمائے۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 554)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

نیلامی سامان

نظامت جائیداد کے سٹور میں درج ذیل سامان موجود ہے۔یہ سامان بذریعہ نیلامی جو ہے،جیسے ہے کی بنیاد پر فروخت کیا جائے گا۔نیلامی مورخہ 14 دسمبر 2009ء کو بوقت 9:00 بجے صبح ہوگی۔نیلامی کی رقم موقع پر نقدی کی صورت میں وصول کی جائے گی۔

سامان

کھڑکیاں لکڑی،کرسیاں،میز،الماریاں لکڑی،پیڈسٹل فین،واٹر کولر،سیلنگ فین،بیٹری 2 عدد،سکریپ لوہا اور دیگر متفرق سامان۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی انچارج برازیل

سولہواں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برازیل

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ اُسی کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ جماعت احمدیہ برازیل کو اپنا مسلسل سولہواں جلسہ سالانہ مورخہ 25,26 اپریل 2009ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

جلسہ میں شرکت کیلئے ایک دعوت نامہ تیار کیا گیا۔ 200 کے قریب دستی دعوت نامے دیئے گئے۔ اس دوران بہت سے افراد کے ساتھ دعوت الی اللہ کے حوالے سے گفتگو نیز دین حق اور جماعت کا تعارف کروانے کا موقع ملتا رہا۔ اس کے علاوہ زبانی و بذریعہ ٹیلی فون بھی بہت سے افراد کو دعوت دی اور بار بار یاددہانی بھی کروائی جاتی رہی۔ بعض کو ای میل کے ذریعہ بھی اطلاع کی گئی۔ ان ذرائع کے علاوہ مقامی اخبارات سے بھی رابطہ کیا گیا چنانچہ دو مقامی اخباروں Tribuna de Petropoli - Diario de Petropolis نے جلسہ سے قبل اور بعد میں بھی جلسہ سے متعلق رپورٹس شائع کیں۔

جلسہ سالانہ کے ماحول کو صاف رکھنے کے لئے نیز اس کی تیاری کے ضمن میں کافی عرصہ پہلے تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں۔ اسی سلسلہ میں متعدد وقار عمل بھی کئے گئے۔ رنگ برنگی جھنڈیاں بھی خود ہی تیار کی گئیں مشن ہاؤس کا بڑا کمرہ جہاں جلسہ کی کارروائی ہوتی ہے بڑی خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔

سب مہمانوں کے لئے کھانے اور ریفریشمنٹ کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔ خاص طور پر اختتامی اجلاس میں 100 سے زائد افراد نے شرکت کی ان سب کیلئے بھی کھانے وغیرہ کا بہت اچھا انتظام موجود تھا۔ سارا کھانا مشن ہاؤس میں ہی تیار کیا گیا تھا۔ جس میں نمکین چاول، مرغی کا سالن، روٹی، ثابت مسور، حلوہ، سلاد اور بعض برازیلین کھانے بھی تھے، بہت سے افراد نے پاکستانی کھانا پہلی مرتبہ کھایا اور بہت پسند کیا۔

جلسہ سالانہ برازیل میں شرکت کے لئے امریکہ سے دو افراد مکرم مبارک احمد جمیل صاحب اور مکرم مزمل احمد جمیل صاحب خصوصی طور پر تشریف لائے۔

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی تھی۔ چنانچہ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اس موقع پر نہایت ہی پر معارف اور ایمان افروز خصوصی پیغام بھجوایا جو انگلش میں تھا۔

پہلا روز 25 اپریل

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس مورخہ 25 اپریل رات 8 بجے شروع ہوا جس کی صدارت امریکہ سے آئے ہوئے مکرم مبارک احمد جمیل صاحب نے کی۔ اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا اور پرتگیزی میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد نظم ہوئی۔ بعد ازاں خاکسار نے افتتاحی اجلاس میں جلسہ سالانہ کی اہمیت بیان کی۔ بعدۂ مکرم مبارک احمد صاحب جمیل نے مختصر خطاب کیا اور نصائح فرمائیں اور دعا کروائی۔ اس کے بعد نوجوانوں کا ایک علمی مقابلہ اور مردوں اور عورتوں کے الگ الگ میوزیکل چیئرز اور مشاہدہ معائنہ کے دلچسپ مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ جلسہ کے اختتامی اجلاس میں اول و دوئم آنے والوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔

دوسرا روز 26 اپریل

ہر سال جماعت احمدیہ برازیل جلسہ سالانہ کے لئے حالات کے مطابق ایک موضوع مقرر کرتی ہے اور اس کے مطابق دعوت عام دیتی ہے۔ کوشش کی جاتی ہے کہ احمدی افراد کے علاوہ زیادہ سے زیادہ مقامی افراد اس جلسہ سالانہ میں شامل ہوں۔ اسی طرح یہ کوشش بھی کی جاتی ہے کہ دوسرے مذاہب کے چند نمائندگان کو بھی بلایا جائے اور وہ علاوہ جلسہ میں شمولیت کے اپنے اپنے مذہب کی تعلیم کے مطابق اظہار خیال کر سکیں اس طرح سے یہ جلسہ انتہائی دلچسپ ہو جاتا ہے اور جلسہ مذاہب عالم کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ امسال جلسہ سالانہ کے لئے جو موضوع مقرر کیا گیا تھا وہ "خدا کی پہچان" تھا۔ چنانچہ مختلف مذاہب کے پانچ نمائندگان نے شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جلسہ سالانہ کے اس اختتامی اجلاس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 100 سے زائد افراد نے شرکت کی جس میں احمدیوں کی تعداد 20 تھی باقی سب مقامی افراد تھے جو مختلف مذاہب اور فرقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ 4,5 دوسرے شہروں سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ سب افراد سنجیدہ اور دلچسپی رکھنے والے تھے۔ اور بہت سے مقامی افراد پہلی بار آئے تھے۔

اختتامی اجلاس خاکسار کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جس کا پرتگیزی زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا۔ بعدۂ ایک نظم ترنم سے پڑھ کر سنائی اور پرتگیزی میں ترجمہ پیش کیا گیا جس کے بعد مکرم مزمل احمد جمیل صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ کے ضمن میں خصوصی روح پرور اور نہایت ایمان افروز پیغام پڑھ کر سنایا جس کا ترجمہ مقامی زبان میں مکرم ندیم احمد طاہر صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم اعجاز احمد ظفر نے خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ انبیاء کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کا پورا ہونا بھی خدا تعالیٰ کی پہچان کا ذریعہ ہے

اس کے بعد آنے والے مختلف مذاہب کے نمائندگان نے باری باری تقاریر کیں سٹیج سیکرٹری مکرم عبدالرشید صاحب نے ان نمائندگان کا تعارف کروایا اور ان کو سٹیج پر آنے کی دعوت دی جنہوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مذاہب کے آپس میں اس قسم کے محبت، بھائی چارے اور حوصلہ ظرفی کو بہت سراہا اور اس قسم کا جلسہ منعقد کرنے پر جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ ان نمائندگان کے نام بالترتیب یہ ہیں۔

(1) Sr Celso Antonio Ferreira Presidente Conselho Espirita

(2) Sr. Rogelho Jacinto (Uniao Municipal Espirita de Petropolis)

(3)(Joao Paulo de Oliveira Santos (Presidnte da Associacao dos deficentes visuais de etropolis

(4)Sr. Marcos (Igreja Batista)

(5)Jose Carlos Figueiredo Representante Seicho-No-Ie

ایک بڑے گرجا کے پادری خود تو نہ آ سکے لیکن فون کر کے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور نیک جذبات کا اظہار کیا۔

ان نمائندگان کی تقاریر کے بعد خاکسار نے حاضرین سے خطاب کیا اور معاشرہ میں امن اور بھائی چارہ کی فضاء قائم کرنے کے لئے اپنے پیدا کرنے والے خدا کی پہچان کی ضرورت واہمیت بیان کی۔

آخر میں مقابلہ جات میں اول و دوئم آنے والوں کو انعامات دئے گئے اور اختتامی دعا ہوئی۔ اس کے متعلق بھی دلچسپ بات یہ ہوئی کہ خاکسار نے یہ اعلان کیا کہ چونکہ یہاں مختلف مذاہب کے لوگ ہیں اس لئے ہمارے ساتھ ہمارے طریق کے مطابق دعا کرنے کی مجبوری نہیں جو جس کا طریق ہے وہ اُس کے مطابق دعا کر سکتا ہے۔ چنانچہ سب نے اس مذہبی آزادی اور رواداری کو بہت پسند کیا اور سراہا۔ چنانچہ ایک ہی جگہ پر مختلف مذاہب کے لوگ اپنے اپنے طریق پر دعا کر رہے تھے۔ اس کے بعد حاضرین جلسہ کے ساتھ ایک گروپ فوٹو بھی لیا گیا جو بعد میں یہاں کی ایک مقامی اخبار نے شائع بھی کی۔

الغرض یہ جلسہ بہت کامیابی کے ساتھ انتہائی خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔ سب حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

نمائش

ہر سال کی طرح امسال بھی قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم و تصاویر پر مشتمل ایک نمائش لگائی گئی تھی۔ بہت سے افراد نے بہت دلچسپی کے ساتھ اس نمائش کو دیکھا اور اس بارہ میں سوالات بھی کرتے رہے۔

مختصر یہ کہ یہ جلسہ ہر طرح سے توقع سے بڑھ کر کامیاب رہا یقیناً یہ خلیفہ وقت کی دعاؤں کی برکت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے مثبت اثرات مرتب فرمائے۔ بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے نیز ہمیں بہتوں کے اعتبار سے بھی کامیابی عطا کرے۔ آمین

خدا کا خلیفہ

خدا خلیفہ جسے بناتا ہے
اس کو حکمت وہ خود سکھاتا ہے
اس کی باتوں سے پھول جھڑتے ہیں
اس کا خطبہ دلوں کو بھاتا ہے
جو بھی غافل ہیں ایسے لوگوں کو
خواب غفلت سے وہ جگاتا ہے
مولیٰ رحمت کرے سدا اُس پر
ہمیں تقویٰ پہ جو چلاتا ہے
نُور مولیٰ سے اُس کا چہرہ بھی
جب بھی دیکھو وہ جگمگاتا ہے
میرا آقا سدا رہے مسرور
ہمیں دکھوں سے وہ بچاتا ہے
وہ دعاؤں کا اک خزانہ ہے
جس سے مومن بھی فیض پاتا ہے

خواجہ عبدالمومن

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ — مطبع: ضیاء الاسلام پریس — مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) — قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کا دوست بنتا ہے یعنی ایسا ایمان جس میں دنیا کی ملونی نہ ہو

ہمارا تو اللہ مولیٰ ہے اور ہر قدم پر اپنے ولی ہونے اور دوست ہونے کا اور مدد گار ہونے کا اور نگران ہونے کا ،اپنے فضلوں سے مسلسل نوازنے کا اظہار کرتا ہے اور نظارے دکھاتا ہے

ہر ابتلا اور امتحان جہاں جماعت کی روحانی ترقی کا باعث بنتا ہے اور بنا ہے وہاں مادی اور جسمانی ترقی کا بھی باعث بنا ہے

مکرم ذوالفقار منصور صاحب آف کوئٹہ کی قربانی کا تذکرہ۔ مکرم محمد الشواء صاحب (آف شام)، مکرم میاں سراج الحق صاحب آف اوکاڑہ اور مکرم مظفر احمد منصور صاحب مربی سلسلہ کی وفات کا تذکرہ اور مرحومین کی نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23/اکتوبر 2009ء بمطابق 23/اخاء 1388 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت وَلِی ہے اور وَلِیٌّ کے تحت لغات میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ اس کا مطلب ہے مددگار۔ بعض نے اس کے یہ معنی کئے ہیں کہ وہ ذات جو تمام عالم اور مخلوقات کے معاملات سرانجام دینے والی ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ عالَم قائم ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت اَلْوَالِی ہے جس کا مطلب ہے کہ وہ ذات جو تمام اشیاء کی مالک اور اُن پر تصرف رکھنے والی ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ ولایت کا حق تدبیر، قدرت اور فعل کے ساتھ منسلک ہے۔ اور وہ ذات جس میں یہ امور مجتمع نہیں ہوں گے تو ان پر لفظ وَالِیْ کا اطلاق نہیں ہوگا اور پھر لسان العرب میں یہ لکھا ہے۔ اَلْوَلِیُّ کا مطلب ہے دوست مددگار۔ ابن الاعرابی کے مطابق اس سے مراد ایسا محبّ ہے جو اتباع کرنے والا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (۔) (سورۃ البقرہ کی آیت 258 ہے)۔ ابواسحٰق نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارہ میں کہ مومنوں کی حاجات اور ان کے لئے ہدایت اور ان کے لئے براہین کے قائم کرنے کے حوالے سے مددگار ہے۔ کیونکہ وہی ہے جو انہیں ان کے ایمان کے لحاظ سے ہدایت میں بڑھاتا ہے، جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (سورۃ محمد:18) اور اسی طرح وہ مومنوں کا ان کے دشمنوں کے خلاف مددگار ہے اور مومنوں کے دین کو ان کے مخالفین کے ادیان پر غلبہ دینے والا ہے۔ سورۃ بقرہ کی آیت کا تھوڑا سا حصہ مَیں نے بتایا تھا، یہ مکمل آیت اس طرح ہے (۔) (البقرۃ: 258) کہ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے دوست شیطان ہیں۔ وہ ان کو نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔ یہی لوگ آگ والے ہیں وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

پس حقیقت یہی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کا دوست بنتا ہے یعنی ایسا ایمان جس میں دنیا کی ملونی نہ ہو۔ ایمان لانے کے بعد وہ اللہ کے نُور کی تلاش میں مزید ترقی کی طرف قدم بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں پھر اللہ تعالیٰ کامیابیاں عطا فرماتا ہے۔ یہاں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالنے کا مطلب ہے کہ روحانی اور جسمانی کمزوریوں سے روحانی اور جسمانی ترقی اور مضبوطی کی طرف لے جانا۔ پس اللہ تعالیٰ اعلان فرما رہا ہے کہ جو ایمان لائے اللہ تعالیٰ انہیں انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی روحانی اور جسمانی کامیابیاں عطا فرمائے گا اور ان کو تکلیفوں اور پریشانیوں سے نجات دے گا۔ مگر شرط ایمان لانا اور اس میں ترقی کرنا ہے اور یہ ترقی اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پڑھنے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے سے ہوتی ہے اور جو اس طرح عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا وَلِیْ ہو جاتا ہے۔ کوئی مخالف، کوئی دشمن، کوئی دنیا کی حکومت ایسے لوگوں کو ختم نہیں کر سکتی۔ لیکن یہاں یہ بات بھی واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنوں پر مشکلات بھی آتی ہیں، مصیبتیں بھی آتی ہیں۔ جان، مال اور اولاد کا نقصان بھی برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اگر یہ سب کچھ ہے تو پھر یہ کہنا کہ جسمانی مشکلات سے بھی نکالتا ہے، اس کا کیا مطلب ہوا؟ اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جانے کا یہ تو مطلب لیا جا سکتا ہے کہ ایمان لانے والوں کے روحانی ترقی میں قدم آگے بڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا دوست ہو کر ان لوگوں کو روحانیت میں ترقی دیتا چلا جاتا ہے اور پھر آخرت میں جیسا کہ اس نے وعدہ فرمایا ہے اجر سے نوازے گا۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ مومن جب اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان لاتا ہے تو صرف اپنی ذات کا مفاد اور ذاتی تکالیف اس کے پیش نظر نہیں ہوتیں بلکہ وہ جماعتی زندگی کی طرف دیکھتا ہے۔ بے شک ایک مومن کو ذاتی طور پر جسمانی اور مادی اور اقتصادی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن یہ انفرادی نقصانات بھی اگر وہ دین کی خاطر ہو رہے ہوں تو اکثر اوقات جماعتی ترقی کا باعث بنتے ہیں۔

اسلام کی ابتداء میں جب مکّہ میں آزادی سے تبلیغ نہیں کی جا سکتی تھی اور مسلمان بڑی سخت مظلومیت کی زندگی گزار رہے تھے۔ اس زمانہ میں جب مسلمانوں نے قربانیاں دیں تو کیا وہ قربانیاں رائیگاں گئیں؟ جو مسلمان اس وقت ظلموں کا نشانہ بنائے گئے کیا وہ بے فائدہ تھے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ اُس وقت بھی جب وہ مٹھی بھر مسلمان تھے، اُن کی ہر قربانی ان کے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے والی بنتی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ جماعتی ترقی کا بھی باعث بنتی چلی جاتی تھی۔ اس سے تبلیغ نہیں رک گئی۔ مسلمان ہونا یا اسلام میں شامل ہونا اس سے رک نہیں گیا۔ ظلموں کے باوجود ترقی پر قدم پڑتے چلے گئے۔ پھر ان ظلموں کی وجہ سے ہجرت کرنی پڑی تو ہجرت کرنے پر اللہ تعالیٰ نے مزید ترقی کے دروازے کھولے۔ عددی لحاظ سے بھی اور مالی لحاظ سے بھی مسلمان بڑھتے چلے گئے کہ وہی کفار مکّہ جو ظلم کرنے والے تھے وہ مسلمانوں کے زیر نگیں ہو گئے۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ بھی دیکھ لیں۔ ہر ابتلا اور امتحان جہاں جماعت کی روحانی ترقی کا باعث بنتا ہے اور بنا ہے وہاں مادی اور جسمانی ترقی کا بھی باعث بنا ہے۔ 1974ء کے حالات نہ ہوتے تو ایک حصہ جو ملک سے باہر نکل کر پھیلا، وہ نہ نکل سکتا۔ کوئی چھوٹا موٹا کاروبار کرنے والا

تھا۔ کوئی معمولی زمیندارہ کرنے والا تھا۔ کوئی معمولی ملازمت کرنے والا تھا۔ بچوں کی تعلیم کے وسائل بھی بعض کو ٹھیک طرح میسر نہیں تھے۔ یا وسائل تھے تو ماحول نہیں تھا۔ یورپ میں آ کر کئی بچے جو ایم ایس سی اور پی ایچ ڈی کر رہے ہیں یا انہوں نے کی ہے یا ڈاکٹر بنے ہیں، انجینئر بنے ہیں پاکستان میں انہیں کے عزیز اتنی تعلیم نہیں حاصل کر سکے یا رجحان نہیں ہوا یا وسائل نہیں تھے۔ پس یہ بات باہر آئے ہوئے ہر احمدی کو ذہن میں پیدا کرنی چاہئے کہ جہاں ان کے ایمان کی وجہ سے انہیں ملک سے نکلنا پڑا تو خدا تعالیٰ نے انہیں بہتر حالات مہیا فرمائے اور مالی کشائش کی صورت میں ان کے معیار بدل گئے۔ بچوں کی اچھی تعلیم کے لئے ماحول بھی پیدا فرمایا اور من حیث الجماعت جماعت نے مالی لحاظ سے بھی اور عددی لحاظ سے بھی ترقی کی۔ اسی طرح جب انفرادی طور پر تعلیمی میدان میں آگے قدم بڑھے تو جماعت کے اندر بھی دنیاوی تعلیم کا معیار بھی بہت بلند ہوا اور یہ چیز ہر احمدی کو خدا تعالیٰ کے مزید قریب کرنے والی ہونی چاہئے اور ایمان میں ترقی کا باعث بنانے والی ہونی چاہئے نہ کہ اس چیز سے کسی قسم کا تکبر یا فخر یا رعونت پیدا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے وَلِیْ ہونے کا اظہار فرما دیا۔ ہم نے بھی حقیقی عبد بنتے ہوئے حقیقی عبد بننے کا نمونہ دکھانا ہے اور پھر یہ چیز ہمیں مزید روشنیاں دکھانے والی بنتی چلی جائے گی اور پھر صرف باہر آنے والوں میں ہی ترقی نہیں ہوئی بلکہ ان ظلموں کی وجہ سے جو 1974ء میں پاکستان میں ہوئے پاکستان میں رہنے والوں پر بھی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ جن کے کاروبار تباہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے پھر ان کے کاروباروں میں ترقیاں دیں جیسا کہ ہم نے وَلِیْ کے معنوں میں دیکھا ہے۔ وَلِیْ دوست اور مددگار کو بھی کہتے ہیں۔ پس جس نے احمدیت کی خاطر قربانی دی اللہ تعالیٰ نے اسے یا اس کی نسل کو حقیقی دوست اور مددگار بنتے ہوئے ترقیات سے نوازا۔

پھر دیکھیں 1984ء میں جب جماعت پر زمین تنگ کی گئی یا تنگ کرنے کی کوشش کی گئی اور خلیفۂ وقت کو وہاں سے ہجرت کرنی پڑی۔ تو پھر کون کام آیا؟ وہی ولی دوست اور مددگار جو تمام اشیاء پر تصرف رکھنے والی ذات ہے۔ اس وقت سفر کے دوران مختلف مواقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ایسی حفاظت اور مدد فرمائی جو کوئی بھی دنیاوی دوست نہیں کر سکتا۔ پھر اس بات نے جہاں افراد جماعت کے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کی وہاں اس ہجرت کے نتیجہ میں جماعت کی عددی ترقی بھی ہوئی اور پھر ایم ٹی اے کی نعمت سے اللہ تعالیٰ نے روحانی ترقی اور (۔) کے سامان بھی مہیا فرمائے۔ ایک وقت میں دنیا میں ایک آواز سنی جاتی ہے جو تربیت اور (۔) کی طرف توجہ دلانے والی ہے۔ پھر اس آیت میں جہاں ایمان میں ترقی کے ساتھ ساتھ جسمانی ترقی کا وعدہ کیا گیا ہے وہاں ایمان نہ لانے والوں کے بارے میں بتایا کہ (۔) اور جو لوگ کافر ہیں ان کے دوست شیطان ہیں کہ وہ انہیں روشنی سے اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ اصولی فیصلہ فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کی باتوں کا انکار کرنے والے شیطان کے دوست ہیں اور شیطان روشنی سے اندھیروں کی طرف لے جاتا ہے۔ کبھی اس کے پیچھے چلنے والے روشنی کے نظارے نہیں دیکھ سکتے۔

آنحضرت ﷺ نے جب دعویٰ فرمایا اور مکّہ والوں کو ہدایت کی طرف بلایا تو سرداران قریش جن میں سے بعض بڑے عقلمند اور اچھے انسان کہلاتے تھے اور بعض نیکیاں بھی کرتے تھے لیکن آنحضرت ﷺ کے انکار کی وجہ سے شیطان کے بہکاوے میں آ کر، یا بہکاوے میں آنے کی وجہ سے ان نیکیوں سے محروم ہوتے چلے گئے اور آخر ہلاکت ان کا مقدر بن گئی۔

ابوالحکم پہلے ابوجہل بنا اور پھر ذلّت کی موت ملی۔ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے اس کا ذکر بھی کیا تھا اور آج تک ابوجہل ہی کہلاتا ہے بلکہ تا قیامت ابوجہل ہی کہلائے گا۔ اس کا وَلِیْ شیطان تھا جو اس کی کوئی مدد نہیں کر سکا۔ وہ اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا۔ لیکن حبشی غلام، بلالؓ ایمان کے نور کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے وَلِیْ بن گئے اور اللہ تعالیٰ کی دوستی اور مدد کے نتیجہ میں قیامت تک سیدنا بلالؓ کا مقام پا گئے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں روحانیت اور سچائی کے دعویدار ہونے کے باوجود آپ کے جو منکرین تھے آپ کے مقابلہ پر کھڑے ہو کر اندھیروں میں ڈوبتے چلے گئے۔ لیکن کئی ایسے جو جاہل اور اُجڈ تھے، کئی ایسے جو رشوت خور اور بدنام زمانہ تھے، جب ان پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا تو وہ ایمان لانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق روحانیت میں ترقی کرنے والے بنتے چلے گئے۔ پس (۔) کے انکار کرنے والے اس انکار کی وجہ سے اندھیروں میں گرتے چلے جاتے ہیں اور شیطان ان میں کینہ اور بغض اور ناانصافی اس قدر بھر دیتا ہے کہ وہ پھر مزید ظلمات میں گرتے چلے جاتے ہیں اور پھر ان کے انجام کے بارہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کا انجام بہت برا ہوگا۔ اس دنیا میں بھی وہ حسد کی آگ میں اور دشمنی کی آگ میں جلتے چلے جائیں گے۔ جماعتی ترقی کا ہر قدم ان کے بغضوں اور کینوں کو بھڑکائے گا۔ لیکن ان کے یہ غصّے اور کینے ان لوگوں کو جن کا وَلِیْ اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

پھر مَیں لغت کے کچھ حصے کی طرف آتا ہوں۔ لسان میں لکھا ہے کہ بعض نے وَلِيُّهُم کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ مومنوں کو ثواب دینا۔ اور ان کے نیک اعمال پر انہیں جزا دینا اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

پھر لکھا ہے وَلِيُّ الله، اللہ کا دوست۔ وَلِیْ میں مستقل مزاجی کے ساتھ اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے کوئی کام کرنے کا مضمون پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا چنیدہ اور مقبول بندہ، اللہ تعالیٰ کے مسلسل فضلوں اور انعامات کا مظہر ہوتا ہے۔ اَلْوَلِيُّ وَالْمَوْلٰى، اس کی گرائمر کی تفصیلات چھوڑتا ہوں، آگے بیان ہے کہ مومن کو وَلِيُّ الله تو کہہ سکتے ہیں لیکن مَوْلَى الله کہنا ثابت نہیں ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے متعلق وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَوْلَاهُمْ دونوں طرح کہنا درست ہے۔ پھر انہوں نے مختلف آیات کے حوالے سے آگے اس کی مزید وضاحت کی ہے۔ مثلاً ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ (۔) سورۃ محمد کی آیت ہے۔ پھر نِعْمَ الْمَوْلٰى انفال کی آیت ہے۔ پھر قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا (۔) سورۃ جمعہ کی آیت میں ہے۔ ثُمَّ رُدُّوْٓا (۔) سورۃ الانعام کی آیت ہے۔ وَمَا لَهُمْ (۔) الرعد کی آیت ہے۔ اس میں وَالٍ کے معنی وَلِيٌّ کے ہیں۔ پھر آگے انہوں نے ان آیات کے حوالے سے گرائمر کی بحث کی ہے۔ تو اس بحث میں جانے کی بجائے مَیں آیات کو پیش کرتا ہوں۔

پہلی آیت جو سورۃ محمدؐ کی ہے وہ مکمل اس طرح ہے کہ (۔) (محمد:12) یہ اس لئے ہے کہ اللہ ان لوگوں کا مولیٰ ہوتا ہے جو ایمان لائے اور کافروں کا یقیناً کوئی مولیٰ نہیں ہوتا۔ اس آیت سے پہلے کی آیات میں سے ایک آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (محمد:8) کہ اے مومنو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو مضبوط کرے گا۔ اس آیت میں آنحضرت ﷺ کے بعد کے زمانہ کے (۔) کو بھی نصیحت ہے اور تنبیہ بھی ہے کہ صرف ایمان لانا کافی نہیں ہوگا بلکہ اللہ کے دین کی مدد تم پر فرض ہے اور یہی چیز پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے تمہیں اللہ تعالیٰ کی مدد سے حصہ لینے والا بنائے گی۔ تمہارے ایمان مضبوط ہوں گے اور تم ایک جماعت کہلاؤ گے............

یہ سوچنے کا مقام ہے۔ مَیں کئی مرتبہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تو مدد اور نصرت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تو وعدہ روشنیوں کی طرف لے جانے کا ہے لیکن مومن کہلانے کے باوجود اخباروں میں کالم نویس جو ہیں یہ لکھتے ہیں کہ ہم ایمان میں کمزوری کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ہم روشنیوں سے اندھیروں کی طرف جا رہے ہیں۔ ہم مادی لحاظ سے بھی ترقی کی بجائے تنزل کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں۔ کون سی ایسی بُرائی ہے جو اس وقت ہم میں نہیں۔ یہ ان کے خود اپنے لکھنے والے لکھتے ہیں۔ پس کہیں نہ کہیں ہم نے اس خدا کو ناراض کیا ہوا ہے جو مومنوں کا مولیٰ ہے۔ اب بھی سوچنے کا وقت ہے کہ اپنے اندر ایمان کی روشنی پیدا کریں۔ اللہ کے دین کی نصرت کے لئے آگے آئیں۔..........

حضرت مسیح موعود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہمیں ہر قدم پر نظر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے وَلی اور مولیٰ ہونے کے روشن نشان ہمیں نظر

آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ آپ کو فرمایا کہ وَاللّٰہُ وَلِیُّکَ وَرَبُّکَ اور خدا تعالیٰ تیرا متولی اور تیرا پرورندہ ہے یعنی ولی اور پالنے والا ہے۔

پھر آپ کو ایک الہام ہوا جو 1883ء کا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا (۔) خبردار ہو بہ تحقیق جو لوگ مقربان الٰہی ہوتے ہیں ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم کرتے ہیں۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد اوّل۔ صفحہ 620-621 بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

.... آپ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں، تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔

آج تک ہم یہ نظارہ دیکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ آگے بھی دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ "تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا"۔ یہ ایک اَور الہام ہے کہ "مَیں تیری (۔) کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اور اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ یہ الہام 1886ء میں ہوا ہے۔ اس وقت قادیان کی کیا حالت تھی۔ کوئی ذرائع نقل وحمل اور رسل ورسائل نہیں تھے۔ کسی قسم کی سفر کی، ٹرانسپورٹ کی، کمیونیکیشن (Communication) کی صورت موجود نہیں تھی۔ سواری لینے کے لئے پیدل یا ٹانگہ پر چڑھ کے بٹالہ جانا پڑتا تھا۔ قادیان ایک چھوٹا سا گاؤں تھا کسی کا اس طرف آنا نہیں تھا اور اس گاؤں سے آپ نے ایک دعویٰ کیا۔ اس وقت لوگ اس دعویٰ کو سن کر ہنستے ہوں گے اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کی دعوت دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی ہے۔ اعتراض کرنے والے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کون سی بڑی بات ہے کہ ہم بھی اپنی ویب سائٹس کے ذریعہ سے یا اپنے ٹی وی چینلز کے ذریعہ سے اپنے پروگرام جو احمدیت کے خلاف ہیں یا (۔) کی جو بھی تھوڑی بہت (۔) کرتے ہیں دنیا کے کناروں تک پہنچا رہے ہیں۔ تو اگر یہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے یا (۔) کے ذریعہ سے پہنچ گئے تو یہ تو کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے۔ لیکن سوچنے والی بات یہ ہے کہ کیا کسی نے ان وسائل کے نہ ہوتے ہوئے، ان وسائل کے شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اعلان کیا تھا؟ کہ مَیں تیری (۔) کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ یا مَیں تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ یا سو سال پہلے تو بڑی بات ہے اب بھی شروع کرنے سے چند مہینے یا سال پہلے کسی نے یہ اعلان کیا ہو کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ مَیں تمہارے اس کام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اگر تو کوئی یہ دعویٰ کرتا ہے تو کھل کے اعلان کرے کہ ہاں مجھے خدا تعالیٰ نے بتایا تھا کہ یہ میرا پیغام ہے دنیا تک پہنچاؤ۔ ویب سائیٹ کے ذریعہ پہنچاؤ یا ٹی وی چینل کے ذریعہ پہنچاؤ اور مَیں تمہاری مدد کروں گا لیکن کبھی کوئی سامنے نہیں آ سکتا۔ ویسے ہر بات پہ اعتراض کرنا تو بڑا آسان ہے اور آجکل کے سکالرز اور علماء کا یہی حال ہے کہ بیٹھے بٹھائے جو چاہا منہ میں آیا اور اعتراض کر دیا۔ یہ اصل میں حسد کی آگ ہے جو اب برداشت نہیں ہو رہی۔

.... ہمارا تو اللہ مولیٰ ہے اور ہر قدم پہ اپنے ولی ہونے اور دوست ہونے کا اور مددگار ہونے کا اور نگران ہونے کا اپنے فضلوں سے مسلسل نوازنے کا اظہار کرتا ہے اور نظارے دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہمیشہ خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم ہمیشہ اس خدا تعالیٰ سے فیض پاتے رہیں جس نے ہمیں یہ تسلی دی ہے کہ (۔) جان لو کہ اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور والی ہے۔ کیا ہی اچھا والی ہے اور کیا ہی اچھا مدد کرنے والا ہے۔

اب جمعہ کے بعد مَیں چند جنازے پڑھاؤں گا۔ اس کے بعد ان کے بارہ میں اعلان کرتا ہوں۔ پہلا تو ہے مکرم ذوالفقار منصور صاحب ابن مکرم منصور احمد صاحب مرحوم آف کوئٹہ کا، جن کو 11 ر اکتوبر کو کچھ شرپسندوں نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ (۔) انہیں شہادت سے ایک ماہ قبل اپنے گھر سے کار پر نکلتے ہوئے اغواء کیا گیا تھا اور رقم کا مطالبہ کیا گیا کہ اتنی رقم دو۔ کافی بڑی رقم تھی اور مسلسل رابطہ رکھا اور رقم کا انتظام بھی ہو رہا تھا۔ لیکن آخر ایک دن پتہ لگا کہ ایک جنگل میں ان کی لاش پڑی ہے اور ساتھ یہ پیغام بھیجا کہ آپ لوگ کیونکہ بہت سے لوگوں کو قادیانی بنا لیتے ہیں اس لئے اس کو ہم زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ شہادت سے قبل ان پر کافی تشدد بھی کیا گیا۔ ایک آنکھ میں فائر کر کے چہرے کو بری طرح مسخ کیا گیا۔ یہ بڑے ایکٹو (Active) خادم تھے۔ بڑے دیانتدار انسان تھے اور آجکل نائب قائد خدام الاحمدیہ کی خدمت بھی انجام دے رہے تھے۔ اس سے پہلے ان کے ایک چچا عباس احمد صاحب کو اپریل 2008ء میں شہید کیا گیا تھا اور 2009ء جون میں ان کے ایک اور رشتہ کے چچا خالد رشید صاحب کو شہید کیا گیا۔ یہ نوجوان حضرت منشی عبدالکریم صاحب بٹالوی (۔) حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے تھے۔ پسماندگان میں ان کی بوڑھی والدہ اور اہلیہ ہیں اور دو بچے ہیں۔ ایک بیٹی بعمر 9 سال اور ایک بیٹا بعمر 6 سال۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔

دوسرے ہمارے شام کے ایک دوست مُحَمَّد الشَّوَّاء صاحب 14 ر اکتوبر 2009ء کو وفات پا گئے تھے (۔) آپ شام کے پرانے مخلص بزرگ تھے اور بڑے مثالی احمدی تھے خلافت اور نظام جماعت سے عشق ووفا کا اور اطاعت واحترام کا تعلق تھا۔ نیک اور متقی انسان تھے۔ جب بھی کوئی کام سپرد ہوتا بڑی ذمہ داری سے سرانجام دیتے تھے۔ حضرت مسیح موعود سے عشق تھا۔ آپ کے نام کے ساتھ ہی جذباتی ہو جایا کرتے تھے۔ 1950ء میں ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی اور بڑے منجھے ہوئے وکیل تھے۔ آپ کی بیعت کا واقعہ اس طرح ہے کہ بیعت سے قبل جماعت سے تعارف کے بعد ایک مشہور عالم ناصر البانی جو جماعت کے شدید مخالف تھے اور حدیث کے بہت بڑے عالم تھے اور عرب دنیا میں ان کا بہت چرچا تھا۔ ان سے ملنا شروع کیا اور ان سے جماعت کے عقائد کے بارہ میں پوچھا اور انہیں ایک واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ایک پادری ایک احمدی کے آگے کس طرح بے بس ہو گیا۔ کس طرح ہتھیار ڈالے اور کیسے اس احمدی کی اس بات نے صلیب کو توڑ کر رکھ دیا۔ .... اس پر آپ نے ان کو کہا کہ مَیں جا کے بیعت کرنے لگا ہوں کیونکہ عقیدہ کسی دوغلی پالیسی کا محتاج نہیں ہوتا اور پھر آپ نے بیعت کر لی۔ نیشنل عاملہ کے ممبر بھی تھے۔ حضرت مصلح موعود جب شام تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ ان کو لبنان جانے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ بیان کرتے ہیں کہ اس سفر کے دوران بَعْلَبَک کے آثار قدیمہ کی سیر بھی کی۔ بَعْلَبَک پرانا معبد تھا۔ اس کی سیر کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا کہ یہاں غیر اللہ کی عبادت ہوتی رہی ہے لیکن آج ہم میں سے ہر ایک یہاں پر خدائے واحد کی عبادت کرتے ہوئے دو رکعت نفل ادا کرے، چنانچہ سب نے ایسا ہی کیا۔ بڑے اچھے وکیل تھے اور خلافت سے ایسا تعلق تھا کہ وکیل ہونے کی وجہ سے ہر بات کے لئے وہ دلیل چاہتے تھے لیکن جب یہ کہہ دیا جائے کہ خلیفۂ وقت کی طرف سے یہ کہا گیا ہے تو کہتے تھے۔ بس ختم، جب یہ حکم آ گیا تو بات ختم ہو گئی۔ اب یہی فیصلہ ہے۔ خلافت رابعہ کے زمانہ میں بعض احمدیوں پر مقدمات بنائے گئے ان مقدمات کی انہوں نے پیروی کی اور رہائی کے سامان اللہ تعالیٰ نے فرمائے۔ بڑے حاضر جواب تھے۔ ایک دفعہ شروع میں نوجوانی میں عدالت میں پیش ہوئے۔ حالانکہ وکالت کا لباس بھی پہنا ہوا تھا تو جج نے بڑے استہزائیہ انداز میں کہ نوجوان وکیل ہے پوچھا کہ کیا تم وکیل ہو؟ آپ اس مقدمہ میں پیش ہونے والے اکیلے وکیل تھے اور تو کوئی تھا نہیں اور وکالت کے لباس میں بھی تھے، آپ نے فوراً جج سے پوچھا کہ کیا تم جج ہو؟ تو اس پر جج خاموش ہو گیا اور سنا ہے کہ بڑی سبکی برداشت کرنی پڑی۔ عربی ڈیسک والے ہمارے (۔) جو پڑھنے جاتے رہے ہیں ان کے ساتھ بھی یہ بڑا شفقت کا سلوک فرماتے رہے اور ان کی زبان ٹھیک کرنے میں انہوں نے بڑی مدد کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور آگے ان کی نسلوں میں بھی احمدیت قائم رکھے۔ ہمارے محمد اویس السعدی صاحب ایم ٹی اے کے کارکن ہیں اور محمد ملص صاحب آجکل یوکے میں ہیں یہ دونوں ان کے نواسے ہیں۔

تیسرا جنازہ ہے میاں غلام رسول صاحب کا ہے جو مکرم میاں سراج الحق صاحب آف میرک ضلع اوکاڑہ کے بیٹے تھے۔ یہ ہمارے ٹرینیڈاڈ کے (۔) مظفر احمد خالد صاحب کے والد تھے۔ موصی

تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ یہ حضرت میاں محمد دین صاحب (۔) حضرت مسیح موعود کے بڑے پوتے تھے۔ غیر معمولی خوبیوں کے مالک تھے۔ نیک، تہجد گزار، غریبوں کا درد رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ ان کے جنازہ میں کئی غیراز جماعت بھی شامل ہوئے اور انہوں نے کہا کہ آج ہم بھی یتیم ہوگئے ہیں۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ یا کیسٹس کے ذریعہ سے لوگوں کو (۔) کیا کرتے تھے اور ان کے ذریعہ سے کئی بیعتیں ہوئی ہیں۔

چوتھے ہمارے ایک (۔) مظفر احمد منصور صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کو 9/ اکتوبر 2009ء کو ہارٹ اٹیک ہوا اور اچانک وفات ہوگئی۔ ان کی عمر 60 سال تھی۔ مغربی افریقہ میں آئیوری کوسٹ اور برکینا فاسو میں خدمات بجالاتے رہے ہیں۔ آجکل اصلاح وارشاد میں تھے۔ بڑی محنت سے کام کرنے والے تھے۔ مَیں ان کو بچپن سے جانتا ہوں۔ اطفال الاحمدیہ میں بھی اور خدام الاحمدیہ میں بھی ہم نے اکٹھے کام کیا ہے۔ بڑے ہی محنت سے اور توجہ سے کام کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر دے۔ مظفر منصور صاحب کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

حضرت حکیم محمد حسین صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود بلب گڑھ ضلع گوڑ گاؤں

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

حضرت حکیم محمد حسین صاحب اپنے خاندان میں احمدیت قبول کرنے والے سب سے پہلے بزرگ تھے۔ آپ نے مئی 1898ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ آپ کی بیعت کا اندراج فہرست بیعت میں شامل ہے جو انہی ایام میں حضرت پیر سراج الحق صاحب نے مرتب فرمائی تھی:

'63۔ حکیم محمد حسین ولد سرفراز حسین'

(تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 650 نیو ایڈیشن)

آپ کی بیعت کے بعد آپ کے والد محترم حضرت حکیم سرفراز حسین صاحب (وفات جولائی 1915ء) اور دو بھائی حضرت الطاف حسین صاحب (وفات یکم جولائی 1916ء) اور حضرت بابو اعجاز حسین صاحب (وفات 28 جون 1935ء) بھی داخل احمدیت ہوئے۔ یہ خاندان حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت کے ساتھ محبت و اخلاص میں دن بدن ترقی کرتا چلا گیا۔ آپ کا گاؤں بلب گڑھ دہلی کے مضافات میں ہے جہاں آپ کے ذریعے احمدیت کو بہت فروغ ملا۔

حضرت اقدس کی خدمت میں پھل لانا

17 اگست 1903ء کو حضور سفر گورداسپور پر روانہ ہوئے اور مغرب وعشاء کی نمازیں بٹالہ میں جمع کر کے ادا کیں، ایڈیٹر اخبار البدر اس روز کی ڈائری میں فرماتے ہیں:۔

''حضور نماز ادا فرمارہے تھے اور آپ کی طبیعت ناساز تھی کہ نماز کے اندر طبیعت میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ انگور ملیں تو وہ کھائے جائیں مگر چونکہ نزدیک و دور اُن کا ملنا محال تھا اس لئے کیا ہوسکتا تھا کہ اس اثنا میں ایک صاحب جناب حکیم محمد حسین صاحب ساکن بلب گڑھ ضلع دہلی جو کہ حضرت اقدس کے مخلص خدام میں سے ہیں قادیان سے واپس ہوکر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے ایک ٹوکری انگوروں اور دوسرے ثمرات مثل انار وغیرہ کے حضرت کی خدمت میں پیش کی اور بیان کیا کہ مجھے علم نہ تھا کہ حضور بٹالہ تشریف لائے ہیں، مَیں قادیان چلا گیا وہاں معلوم ہوا تو اسی وقت مَیں واپس ہوا اور یہ پھل حضور کے لئے ہیں''۔

(البدر 28 اگست 1903ء صفحہ 251)

فنانشل کمشنر بہادر پنجاب کا استقبال

1908ء میں فنانشل کمشنر صاحب بہادر پنجاب کی قادیان آمد کے موقع پر جن احباب جماعت نے ان کا استقبال کیا ان میں حضرت حکیم صاحب اور آپ کے بھائی حضرت حکیم الطاف حسین صاحب دونوں شامل ہوئے۔

(بدر 26 مارچ 1908ء صفحہ 2 کالم 3)

مالی قربانیاں

سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے آپ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ جماعت کے ابتدائی اخبارات ورسائل میں آپ کی ان قربانیوں کا ذکر محفوظ ہے۔ مثلاً الحکم 24 فروری 1905ء صفحہ 12 کالم 3 پر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے لئے آپ کا پانچ روپے چندہ لکھا ہے۔ الفضل 22 مئی 1922ء صفحہ 9 پر چندہ خاص میں آپ کے 129 روپے لکھے ہیں۔ اسی طرح 22 مارچ 1908ء کو قادیان میں ڈاکٹران و اطباء جماعت احمدیہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں اتفاق رائے سے یہ منظور ہوا کہ اس سلسلہ کا ہر ایک ڈاکٹر وطبیب ہر ماہ کی پہلی تاریخ کی آمدنی جو پرائیویٹ پریکٹس سے ہو صدر انجمن احمدیہ ڈسپنسری قادیان کی امداد کے لیے مہیا کرے گا، حضرت حکیم صاحب بھی اس اجلاس میں شامل ہوئے اور دو روپے چندہ بھی اس موقع پر دیا۔

(الحکم 6 اپریل 1908ء صفحہ 7 کالم 3)

مالی تحریکات میں حصہ لینے کا یہ جذبہ آپ کے گھر کے دیگر افراد میں بھی تھا۔ 1917ء میں چندہ...... ولایت میں آپ کے گھر کی خواتین نے چار روپے حصہ ڈالا۔

(الفضل 21 اگست 1917ء صفحہ 11)

دعوت الی اللہ کی مساعی

دہلی اور اس کے مضافات میں احمدیت کی پرچار کا آپ نے خوب موقع پایا اور...... احمدیت کی۔ آپ کی دعوت الی اللہ کی مساعی کی ایک رپورٹ الفضل میں شائع شدہ ہے:

''بلب گڑھ ضلع گوڑ گاؤں سے حکیم محمد حسین صاحب خبر دیتے ہیں کہ 28/ جون سے ایک غیر احمدی مولوی کے ساتھ ہماری جماعت کا مباحثہ تحریری شروع ہوگیا ہے۔ حضرت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حق کا حامی و ناصر ہو۔ آمین''

(الفضل 4 جولائی 1915ء صفحہ 2 کالم 1)

اس مباحثہ میں جماعت کی طرف سے حضرت حافظ روشن علی صاحب مقابل ہوئے اور جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی ہوئی اور مباحثہ کے نتیجے میں بیعتیں بھی نصیب ہوئیں۔ اس مباحثہ کی روداد الفضل 20 جولائی 1915ء صفحہ 7،8 میں شائع ہوئی۔ حضرت حکیم صاحب اپنے اندر ایک دینی غیرت رکھتے تھے۔ دعوت الی اللہ کے فریضہ کو آپ نے مرتے دم تک نبھایا آپ کی وفات پر آپ کے بیٹے حضرت حکیم انوار حسین صاحب نے لکھا:

''..... رات دن سوائے ...... احمدیت کے کوئی تسکین قلب کا سامان نہ سمجھتے تھے، وصال سے تقریباً نصف گھنٹہ قبل جبکہ غیر احمدی لوگ بھی کھڑے تھے سب کو مخاطب کر کے اپنے عقائد بیان کیے اور کہا تم گواہ رہنا۔ علم طب کی وجہ سے تمام لوگ آپ کے گرویدہ تھے....''

(الفضل 9 نومبر 1926ء صفحہ 2 کالم 3)

حضرت مسیح موعود کے مشہور رفیق حضرت مرزا محمد شفیع صاحب دہلوی (ولادت 1877ء۔ بیعت: جون 1901ء۔ وفات: 17 جنوری 1945ء) محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آپ کی ...... سے ہی داخل احمدیت ہوئے۔

(الفضل 29 مارچ 1945ء)

وفات

آپ نے 2 نومبر 1926ء بروز منگل دوپہر کے دو بجے اپنے گاؤں بلب گڑھ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ (الفضل 9 نومبر 1926ء صفحہ 2 کالم 3)

اولاد

آپ کی اہلیہ محترمہ نے 1958ء میں خانیوال میں وفات پائی۔ (الفضل 3/ اپریل 1958ء صفحہ 6)

آپ کی اولاد میں ایک بیٹے حضرت حکیم انوار حسین صاحب تھے جن کو حضرت مسیح موعود کی زیارت کا شرف حاصل تھا اور وہ دینی اور روحانی لحاظ سے اپنے باپ کے صحیح جانشین تھے۔ آپ کی زندگی میں ہی انہوں نے (دعوت الی اللہ) تربیت اور دروس وغیرہ کی ذمہ داریاں باحسن رنگ انجام دینا شروع کر دی تھیں۔ تقسیم ملک کے بعد وہ خانیوال آکر آباد ہوئے اور یہیں وفات پائی۔

(الفضل 8 فروری 1968ء صفحہ 6)

آپ کے ایک بیٹے کا نام محمد احمد صاحب تھا۔

(الفضل 31/ اکتوبر 1935ء صفحہ 3)

حضرت حکیم صاحب کی دو بیٹیاں تھیں، ایک بیٹی محترمہ حسن زمانی صاحبہ اہلیہ محترم ذوالفقار حسین صاحب ابن حضرت بابو اعجاز حسین صاحب تھیں جو لجنہ اماء اللہ دہلی کی صدر رہیں اور مئی 1980ء میں وفات پائی۔ (الفضل 18 مئی 1980ء صفحہ 8)

دوسری بیٹی محترمہ لیاقت زمانی صاحبہ اہلیہ بابو نذیر احمد صاحب شہید ابن حضرت بابو اعجاز حسین صاحب تھیں جو بہت عابدہ وزاہدہ اور مستجاب الدعوات خاتون تھیں، انہوں نے اگست 1971ء میں خانیوال میں وفات پائی۔

آدھے سر کا درد

بعض اہم اقدامات کر کے آپ خود کو زیادہ تکلیف سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ یہ درد سخت تکلیف دہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ مریض اپنے روزمرہ کے کام بھی نہیں کر سکتا۔

امریکن اکیڈمی آف فیملی فزیشنز کے مشورے کے مطابق مریض کے لئے ضروری ہے کہ وہ درد کے شروع ہوتے ہی کسی پُرسکون اور تاریک کمرے وغیرہ میں لیٹ جائے۔ اپنے قریب ٹھنڈے پانی کا برتن رکھ لے اور تولیہ وغیرہ اس میں ڈبو کر پیشانی پر اسے بار بار پھیرتا رہے۔

اسی کے ساتھ ساتھ کھوپڑی پر ذرا سخت قسم کی مالش بھی کرنی چاہیئے یعنی اسے زور سے دباتے رہنا چاہیئے۔ خاص طور پر کنپٹیوں پر زیادہ دباؤ ڈالنا چاہیئے۔

(ہمدرد صحت اکتوبر 2008ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 نومبر 2009ء کو قبل نماز ظہر و عصر بیت فضل لندن میں درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم جاوید اقبال صاحب

مکرم جاوید اقبال صاحب آف ریڈ برج۔ یو کے 26 نومبر 2009ء کو لمبی بیماری کے بعد 47 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ 1984ء میں بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ نہایت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم چوہدری غلام سرور وڑائچ صاحب

مکرم چوہدری غلام سرور وڑائچ صاحب سابق صدر جماعت قلعہ کالروالا یکم ستمبر 2009ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے دو مرتبہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور دو مرتبہ صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نہایت دعا گو، مہمان نواز، منکسر المزاج، خلافت سے والہانہ عقیدت رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(2) مکرمہ نصرت رحمان بھٹہ صاحبہ

مکرمہ نصرت رحمان بھٹہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن بھٹہ صاحب جرمنی 16 نومبر 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ کو اپنے میاں کے ساتھ 19 سال نائیجیریا میں وقف عارضی کے تحت خدمت کا موقع ملا۔ مشکلات اور تکالیف کو ہمیشہ صبر اور شکر سے برداشت کیا کرتی تھیں۔ نائیجیریا میں شوگر اور عارضہ قلب کی بیماری میں مبتلا ہو گئی تھیں لیکن بیماری کا یہ عرصہ بڑے صبر و تحمل سے گزارا۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، نیک اور صاحب رؤیا خاتون تھیں۔ جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ محبت و وفا کا گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔

(3) مکرم خلیل الرحمٰن صاحب

مکرم خلیل الرحمٰن صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب سابق امیر ضلع ساہیوال آجکل اسلام آباد میں رہائش پذیر تھے اور 3 دن سے لاپتہ تھے۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آپ کے ایک ملازم نے سفر کے دوران آپ کو Shoot کر دیا ہے جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور موقع پر ہی وفات پا گئے۔

واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ آپ 22 نومبر 2009ء کو اپنے ایک ملازم کے ساتھ ساہیوال سے اسلام آباد کے لئے سفر پر روانہ ہوئے تھے۔ جس کے بعد نہ تو ساہیوال سے کسی نے ان کے اسلام آباد پہنچنے کی تصدیق کی اور نہ ہی اسلام آباد سے ان کے گھر والوں نے ان کے ساہیوال سے چلنے کا پتہ کیا۔ 23 نومبر کو ان کے گھر والوں نے ان کے موبائل پر فون کیا تو موبائل بند تھا۔ جس شخص کے ساتھ وہ گئے تھے اس نے ساہیوال میں بتایا کہ میں ان کو اسلام آباد چھوڑ آیا ہوں اور اسلام آباد میں بتایا کہ وہ سرگودھا ائیربیس میں کسی کو ملنے کے لئے اتر گئے تھے۔ پولیس نے جب اس ملازم سے تفتیش کی تو اس نے بتایا کہ اس نے مکرم خلیل الرحمان صاحب کو قتل کر کے لاش چکوال میں کہیں پھینک دی تھی۔

آپ ائیرفورس کے ریٹائرڈ ونگ کمانڈر اور ایک ہر دلعزیز آفیسر تھے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ رفاہی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہنے والے، پنجوقتہ نماز کے پابند، پرہیزگار، مہمان نواز، غریبوں کے ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں بوڑھی والدہ اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم نصیب احمد قمر صاحب

مکرم نصیب احمد قمر صاحب لاہور کینٹ 14 جون 2009ء کو 52 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کا جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا گہرا تعلق تھا۔ تمام چندہ جات بروقت ادا کرتے تھے۔ نہایت سادہ اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے نیک انسان تھے۔ آپ کو مکرم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کے ڈرائیور کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔

(5) مکرم کرنل (ریٹائرڈ) سید عبدالستار باسط صاحب

مکرم کرنل (ر) سید عبدالستار باسط صاحب 29/اگست 2009ء کو حرکت قلب بند ہونے سے 47 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے ساری زندگی جماعت سے وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد عرصہ ڈیڑھ سال سے خوشاب میں NCL میں ڈسٹرکٹ پراجیکٹ مینیجر کے عہدہ پر کام کر رہے تھے۔ نماز باجماعت کے پابند، غریبوں کے ہمدرد اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خریداران الفضل کیلئے اطلاع

پاکستان پوسٹ کی طرف سے ڈاک خرچ میں 100 فیصد اضافے کی وجہ سے ڈاک خرچ میں اضافہ ناگزیر ہو گیا ہے۔ لہٰذا یکم نومبر 2009ء سے بیرون ربوہ خریداران الفضل کا شرح چندہ مندرجہ ذیل ہو گا۔

☆ سالانہ چندہ روزانہ 1800+300 زائد ڈاک خرچ -/2100 روپے

☆ ششماہی روزانہ -/900+150 زائد ڈاک خرچ -/1050 روپے

☆ سہ ماہی روزانہ -/450+75 زائد ڈاک خرچ -/525 روپے

☆ خطبہ نمبر سالانہ 400+50 زائد ڈاک خرچ -/450 روپے

نوٹ:۔ یہ اضافہ ان خریدار کیلئے ہے جو الفضل اخبار بذریعہ ڈاک حاصل کرتے ہیں۔

(گلزار احمد طاہر ہاشمی۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

HAROON'S
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے نفیس زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

اردو شاعر۔ ناصر کاظمی

8 دسمبر 1925ء کو انبالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محمد سلطان کاظمی صوبیدار میجر تھے اور ملازمت کی وجہ سے مختلف علاقوں میں تبادلہ ہوتا رہتا تھا اس لئے ناصر کاظمی نے ابتدائی تعلیم ڈی بی مڈل سکول نشائی (صوبہ سرحد)، نیشنل ہائی سکول، پشاور سے حاصل کی۔ مسلم ہائی سکول انبالہ سے میٹرک کیا۔ قیام پاکستان کے بعد اسلامیہ کالج لاہور اور گورنمنٹ کالج لاہور میں زیر تعلیم رہے لیکن نامساعد حالات کی وجہ سے بی اے نہ کر سکے۔ 1950ء تا 1951ء ادبی جریدے ''اوراق نو'' کے مدیر رہے۔ 1952ء تا 1957ء ماہنامہ ''ہمایوں'' کے ادارتی فرائض انجام دیئے۔ 1957ء میں اپنا رسالہ ''خیال'' جاری کیا۔ 1958ء میں چند ماہ کے لئے محکمہ سماجی بہبود میں افسر رابطہ رہے۔ بعدازاں یکم جنوری 1959ء سے 31 جولائی 1968ء تک ''ویلیج ایڈ پروگرام'' میں اسسٹنٹ پبلسٹی آفیسر کے عہدے پر رہے اور ان کے رسالے ''ہم لوگ'' کے نائب مدیر بھی۔ یکم اگست 1964ء سے اپنی وفات تک ریڈیو پاکستان لاہور میں بطور سٹاف آرٹسٹ کام کرتے رہے۔ 2 مارچ 1972ء کو وفات پائی۔

آپ کی غزلیات کے تین مجموعے شائع ہوئے ہیں۔ برگ نے (دیوان) اور پہلی بارش۔ نظموں کا مجموعہ ''نشاط خواب'' کے عنوان سے طبع ہوا۔ ایک منظوم ڈراما ''سر کی چھایا'' آپ کی وفات کے بعد 1981ء میں چھپا۔ آپ کے مضامین، ریڈیو فیچر، مقالات، اداریوں اور انٹرویوز وغیرہ کا مجموعہ ''خشک چشمے کے کنارے'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اردو کے چند بڑے شاعروں کے کلام کے الگ الگ منتخبات بھی مرتب کئے اور شائع کرائے، جن میں میر، نظیر، ولی اور انشاء قابل ذکر ہیں۔

آزمائشی دمہ کورس فری
یہ سہولت محدود مدت کے لئے ہے
الرجک دمہ کے لئے بفضل خدا مفید و بے ضرر آزمائشی کورس فری حاصل کریں۔ فائدہ ہو تو مکمل علاج کریں۔
ہمارے چند خصوصی معالجات
جوڑوں کا درد، گیس، تیزابیت معدے کا السر۔ ہائی بلڈ پریشر۔ ہیپاٹائٹس۔ مخصوص کمزوری۔ بے اولادی بوجہ سپرم پرابلم۔ بیٹیاں ہیں مگر بیٹے کی خواہش۔
مکمل معلومات خط لکھ کر حاصل کریں
بیرون پاکستان کے مریضان ہمارے ٹورانٹو کینیڈا کے کلینک سے رجوع کریں۔
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر
فون: 001-416-832-7056
کینیڈین کوالیفائیڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن
مظہر فارما و ہسپتال احمد نگر پوسٹل کوڈ 48
فون: 047-6211544, 0334-6372686
ویب سائٹ: www.drmazhar.com
ای میل: drmazharca@yahoo.com

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6005666,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعایتی قیمت 25ML =/30 روپے 120ML -/100 روپے
GHP-55/GH
GHP-319/GH امراض معدہ
GHP-324/GH اسہال۔ پیچش
GHP-354/GH
GHP-383/GH
GHP-391/GH

ربوہ میں طلوع وغروب 8۔دسمبر

طلوع فجر	5:27
طلوع آفتاب	6:53
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	5:06

زوجام عشق -/1000 روپے
زوجام عشق خاص کستوری والی -/6000 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service
Through D.H.L Facility
احمدی احباب کے لئے خوشخبری
Umer Ahmed, Tayyab Ahmed
For free pickup just call
900-D Block near Al Riaz Nussrey
Faisal Town Main peco Road Mochi
Pura chock Lahore
042-7038097, 042-5167717
Cell: 0304-4205332, 0300-4341851
Please visit site:www.firstflightexpress.com

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
Email:citipolypack@hotmail.com

KOHINOOR
STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email: mianamjadiqbal@hotmail.com

FD-10

پیج
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز۔ ربوہ 0300-4146148
047-6214510- 049-4423173

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا، اصفہان، شجر کار، ویجیٹیبل ڈائز، کوکیشن، افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4607400

مکان برائے فروخت
ایک مکان واقع دارالعلوم وسطی، بہترین لوکیشن، کارنر کا پلاٹ، رقبہ دس مرلے، تین کمرے، ڈرائنگ روم، کچن، دو باتھ روم اور دو صحن
برائے رابطہ: 0476213607, 0331-7717607

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
آپ نے A/C سیٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، VCD، DVD لینی ہو، واشنگ مشین
کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
042-7223228
7357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ

ری پبلک UPS اینڈ کولنگ سنٹر
لوڈشیڈنگ سے نجات
ہر قسم کے ایئر کنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز کی انسٹالیشن، مینٹیننس اور ہر کپیسٹی کے نئے واٹر چلر بنوانے کے لئے
ٹی وی، کمپیوٹر، فیکس، پرنٹر اور سیکیورٹی کیمرہ (بیوت الذکر سکول اور کالجز) کو چلانے کیلئے گارنٹی شدہ UPS اور بیٹری، چارجر، سٹیبلائزر حاصل کریں
رابطہ: دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
موبائل: 0300-6652912 فون: 041-2635374

ورلڈ انٹرنیشنل کارگو
بیرون ملک سامان کارگو کروانے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔ آنے سے پہلے فون ضرور کر لیں
دعاگو: مرزا اکرم بیگ
فون: 042-6312538
موبائل: 0333-4364361

منفرد پیشکش
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
+92-42-5118381
8462244
0333-4216664
طالب دعا: منور احمد جاوید
منور اینڈ سنز
بھاری گیج کے گیزر
نیز UPS اور جنریٹرز بھی دستیاب ہیں

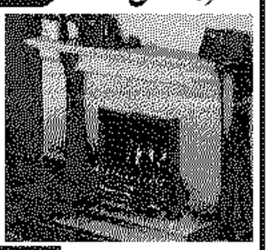

فائر پلیسز
ہیڈ آفس: 9-CI-BII کالج روڈ ٹاؤن شپ نزد لیجنڈ چوک لاہور پاکستان

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: نذیر احمد، حنیف احمد
دلہن جیولرز
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

کراچی الیکٹرک سٹور
2۔نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور
طالب دعا: شوکت محمود 0345-4111191

Free Seminar Study in the UK
"Last Chance to get visa without IELTS"

تمام پاکستان کے Students جو UK میں بغیر IELTS کے تعلیم حاصل کرنے کے لئے جانا چاہتے ہوں وہ اس سیمینار میں شرکت کریں۔ اپریل 2010ء کے بعد IELTS ضروری ہو جائے گا۔

Meet Official representative of the following Top Level Universities / Colleges & get admission, Scholarship & visa information for **March, April, June & Sep. 2010 Intake:-**

University of Glasgow	Dundee University
Kingston Univesity London	Kingston College-London
Staffordshire University	University of Wales Institute of Cardiff
Heriot Watt University	University of Central Lancashire
University of Wolverhampton	University of Bolton (Manchester)
Canterbury Church University	Newcastle College
West London College	St. Mary's University College London
London College of Accountancy	London School of Business & Finance.
West Thames College-London	South Thames College –London
University of Swansea	Birmingham City University
The Sheffield College	The London College UCK
Dundee College	Ayr College
Ealing, Hammersmith & West London College	

Venue / Time
Pearl Continental Hotel Lahore (Board Room "F") 15th December – Tuesday-11:30am – 6.00pm

Benefits:-
1. Last chance to get visa without IELTS (Policy will be changed after April)
2. No Admission Fee! / No Application Fee!
3. No Visa Interview! / Visa in 15 days!

Students from other cities must attend this free seminar, Please bring copies of educational documents for admission.

Education Concern® [Mr. Farrukh Luqman]
042-35177124 / 35162310/ 0302-8411770
67-C, Faisal Town, Lahore.
www.educationconcern.com / info@educationconcern.com

اسٹیٹ ہاؤس لاہور
لاہور، ربوہ، کراچی میں پراپرٹی کی خرید و فروخت کیلئے
رابطہ ربوہ: 03336713217
لاہور: 03334615339
کراچی: 03332113809

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈی ایٹر ہوز پائپ بنانے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
SRP
سیٹھی ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ ریٹا ٹاؤن لاہور
طالب دعا۔ میاں عباس علی
میاں ریاض احمد 0300-9401543
میاں عدنان عباس 0300-9401542
042-6170513, 042-7963207, 7963531

طلباء کے لئے رہائش
لاہور شہر میں طلباء کیلئے دو دارانیچ باتھ خوبصورت لوکیشن پر چند کمرے موجود ہیں۔ ضرورت مند طلباء صدر صاحب حلقہ/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ رابطہ کریں۔
اندرون و بیرون ملک سے تشریف لانے والے احباب کے لئے ایک کمرہ بمعہ ٹیرس فرنشڈ کچن عارضی رہائش کے لئے موجود ہے۔ نیز کاروبار کے لئے ایک عدد ہال 24x40 فٹ کرائے پر دستیاب ہے۔
رابطہ: وسیم احمد 0321-9472334
0300-9472334